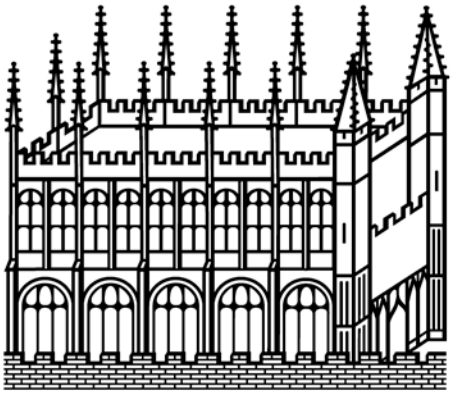


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





وہ اس عالم مین سرچشمۂ فیض و جود و سخا ہو کہ تسکین کو
گیا جنت مین طوبیٰ کے سایہ اوس سرو قامت کا
شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا

بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جز اور مر کا
رواں تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب ہی جسکے
کروں کیا وصف اوس دُرِّ یتیم بحر و بر کا

کشادہ عقدۂ باطن مین کافی ناخن حق اوسکو
کھلا کرتا ہی بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا
وفات ظاہری سی جو ہر جان مین نہ فرق آیا

وہ جسم پاک گو محسود تھا روح مجرد کا
نہ کم قدر اوسکے شیرازہ بکھر جانی سی ارکان کے
تا اگر وان رتبہ قرآن معجزہ اسی مجلد کا

گرا فعی بنکے جا نکلے اودھر ابلیس انجھا ہو
ملا ہی قصر اخضر روح کو اوسکی نہ مرد کا
اودھر احمد سی واصل اودھر مخلوق کا شاہ ہی

خواص اوس برزخ کبریٰ مین ہی حرف شہادت کا
گذر وحدت سی کثرت مین نہ تا ذات مطلق کی
نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

بھروسا ہر کسی کو اک حصار عافیت کا ہو
مجھے نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کہ سکا
تری پابوس سی ہفتم فلک پہ منزل کیوان

تری سجدی سے ہشتم آسمان پر فرق فرقد کا
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندی کو
ترا دست دعا ضامن ہی جیسے کل کے مقصد کا

بٹین گے جس گھڑی عشرت کی سامان بزم جنت مین
کھلے کا حال امت کو ترے انعام بھی کا
لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کی

تماشا گاہ محشر مین تکین گے نیک و بد کا
رہا کعبہ مین تیری روضہ کے درپہ جا پائی
اسی اندوہ سے ہی رنگ تیرہ سنگ اسود کا

نشانہ قادر انداز قدر کا دست بازو ہو
تری خواہش کری تیر قضا کو حکم گرد کا
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین

محل باقی رہے اللہ کے قول مؤکد کا
ہوا تجسیم نہ ہو سکتا ہی میرا ہی ایمان
نمانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

تری تعریف سے میری زبان مین آتی ہی تیزی
صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا
پھٹین گے مثل تقویم کہن دیوان ہزرون کے

ہوا عالم مین شہرہ میری اشعار مجدد کا
ہوئی ہی ہمت عالی مری معراج کی طالب
میسر ہو طواف ای کاش محمل تیری مرقد کا

کبھی نزدیک جاکر آستانہ پر ملون آنکھین
کبھی گردہ بیٹھونہین کیون نظارہ گنبد کا
فراغ دل سے گزران زندگی کا کوئی دم گذری

حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مرے عیش مخلد کا
مدینے کی زمین کی گرد نہ لائق ہو مرالاشا
کسی صحرا مین وان کے طعمہ ہونگین دام اور دد کا

تمنا ہی درختون پر تری روضہ کی جالی کے
قفس جسوقت ٹوٹی طائر روح مقید کا
خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے

زبان پر میری جس دم نام آتا ہی محمد کا

خاتمۃ الطبع الحمد للہ علی افضالہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین کہ مجموعہ لاثانی شامل چند رسائل یکی وفات نامۂ شریف دوم حلیہ شریف سوم قصۂ حضرت بلال مؤذن مسجد نبوی چہارم قصۂ حضرت حلیمہ سعدیہ دایۂ آنحضرت پنجم رسالہ موت نامہ ششم قصیدہ نعتیہ مطبع منشی نول کشور واقع کانپور ماہ ستمبر سنہ ۱۸۸۳ء مین چھپکر طیار ہوا

واسطے جنکے زمین و آسمان پیدا ہوا
جنت الفردوس مین نے حق کے پیارے چل بسے
آہ بوبکر و عمر افسوس عثمان و علی

صدق عدل و حلم و علم اپنا دکھلا کے چل بسے
حضرت خیر النسا بیٹی رسول اللہ کی
طیب و طاہر نبی کے دونون بیٹے چل بسے

نور چشم مرتضےٰ نے دیئے سو دشمن کے نیر
پی لیا اور پارہ دل منہ سے ڈالی چل بسے
شاہ دشت کربلا نے دشمنونکے ہاتھ سے

زخم تیر و نیزہ و شمشیر کھائے چل بسے
بو حنیفہ شافعی اور مالک و حنبل امام
انتظام شرع کر کے دیکے فتوی چل بسے

غوث اعظم شیخ عبد القادر اک عالم کے فخر
اور جنید و شبلی آسا شخص کتنے چل بسے
قیصر و فغفور و جم نوشیروان و کیقباد

کیسے کیسے شاہ اس عالم مین آئے چل بسے
یوسف و شیرین و عذرا لیلی و بلقیس نے
عمر بھر کی عشرتین دیکھے تماشے چل بسے

وامق و قیس و سلیمان و زلیخا کو کہن
عاشق کامل تھی یہ لاکھون مین اچھے چل بسے
انوری و سعدی و جامی نظامی عنصری

سبکے سب سلطان افلیم سخن تھے چل بسے
تھے جو لقمان اور ارسطو اور افلاطون حکیم
کچھ نہ حکمت زندگی کی اپنی سے سکے چل بسے

بو علی سے بھی ہزار دن آئی دنیا مین طبیب
موت کی دارو کہین سے پر نہ لائی چل بسے
ساتھ جنکے تھا یہان پر لشکر و فوج و سپاہ

بیکسانہ قبر کے اندر اکیلے چل بسے
ایک ساعت بھی نہ ٹھہری جنکا وعدہ آگیا
دل ہی کے دل مین رہی ارمان ساری چل بسے

دیکھتے ہی دیکھتی اکثر عزیز و آشنا
تندرست و خوبصورت چلتی پھرتی چل بسے
ہای کوئی بھی نہ پلٹا اور نہ بھیجی کچھ خبر

چپکے ہو کر شہر خاموشان مین ایسی چل بسے
چل بسین گے ایک دن ہم بھی اسی صورت سے آہ
جس طرح زیر زمین یہ لوگ اگلے چل بسے

جیسے چل بسنا بیان اور ونکا ہم کرتے ہین ہائے
دوست کل ہمکو کہین گے آج وہ بھی چل بسے
خانۂ اصلی مین چلنے کی ذرا تو فکر کر

کھول آنکھین دیکھ غلمی یار کیسی چل بسے

قصیدہ در نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از شہیدی بریلوی

رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
سر دیوان لکھا ہی مین نے مطلع نعت احمد کا

طلوع روشنی جیسے نشان ہوشہ کی آمد کا
ظہور حق کی حجت ہی جہان مین نور احمد کا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا

تھا نام و نشان جن روزون اس لوح زبرجد کا
چمن پیرائے کن فراش جنکی بزم رنگین کا
بہار آفرینش ایک بوٹہ اوسکی مسند کا

عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا
عرب مین شور اوٹھا جسوقت اوسکی آمد آمد کا
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے

تھا وہ فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا
شب و روز اوسکی صاحبزادون کا گہوارہ جنبان تھا
عجب رتبہ یا تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

شمع سان کس کا شب افروز ہی تو — کس کے دل کا طرب افروز ہی تو — شہ نے فرمایا کہ احمد ہون مین — موجب فخر و جد ہو نمین

ہاشمی مطلبی محمد سب — کہتے ہین اہل عجم اور عرب — جب سنی اوس نے یہ شیرین گفتار — محل پہ ہونے لگا بلبل سا نثار

اپنا مطلوب جو پایا اوس نے — خوب سینے سے لگایا اوس نے — فرش سے عرش تلک شور ہوا — کہ ملا یوسف گم گشتہ ملا

پر یہ اسرار کسی پر نہ کھلا — کہ چھپا دینے مین مطلب کیا تھا — غرض اوس شاہ کو لائی گھر مین — غیرت ماہ کو لائے گھر مین

غش سی تھین آمنہ کی آنکھین بند — سینے سی شعلۂ سوزان تھی بلند — پاس بٹھلائی کہا آنکھین کھول — دیکھ فرزند کو منہ سی کچھ بول

تیرا دلدار مبارک ہو تجھے — لطف دیدار مبارک ہو تجھے — کھول کر آنکھ لگی کہنے کہان — سامنے لا کے دکھا دیکھ یہان

اوٹھا کے سینے سی لگایا اوسکو — اپنی آنکھون مین بٹھایا اوسکو — جب میسر ہوئی محبوب کی دید — شادیون سے ہوا سامان عید

پھر تو مکے مین تھی گھر گھر شادی — ہر طرف سے تھی مبارکبادی — جی اوٹھی گویا حلیمہ دائی — زندگی اوس نے دوبارہ پائی

اپنے گھر ہو کے جو رخصت آئی — طرفہ آلودہ حسرت آئی — جاے دلدار جو دیکھی سونی — ہو گئی وحشت خاطر دونی

کبھی تھی جب سی وہ پیارا چھوٹا — چمنستان ہی بیابان مجکو — گھر ہوا گوشہ زندان مجکو

غم ہجران سے جو گھبراتی تھی — بہر محبوب تھا آنا جانا — واہ کیا خوب تھا آنا جانا

یان نہ آنا ہے نہ جانا بنتا — مرض دنیا کی جو پابند ہین ہم — مبتلاے الم چند ہین ہم

پھنس گئے دام مین ہم کیا کیجے — نہین اوٹھتے ہین قدم کیا کیجے — عین دریا مین کسی پیاسی کو — گر ند دیکھا ہو تو ہمکو دیکھو

ہجر مین خون جگر پینا ہی — بے مزہ جینا بھی کچھ جینا ہی — دم نکلتا نہین مجبور ہین ہم — دل سنبھلتا نہین مغرور ہین ہم

ہمکو واں جانے کا مقدور نہین — وہ اگر چاہے تو کچھ دور نہین — کون حال دل ناشاد سنے — بیکسون کی وہی فریاد سنے

آستانے پہ بلا دے ہمکو — اپنا دیدار دکھا دے ہمکو — ہند سی ہم بھی سفر کر جاوین — جا کر اوس دیس مین بس مر جاوین

کام جان و دل و دولت پائے — مشت خاک اپنی ٹھکانے لگ جائے — یہ مناجات شہید مسکین — سنکے یارو کہو آمین آمین

رسالۂ موت نامہ

حضرت آدم نبی نیچے زمین کے چل بسے — بسم اللہ الرحمن الرحیم — نوح کشتیبان عالم سب یہان سی چل بسے

یوسف و یعقوب و اسمعیل و اسحاق و خلیل — اور سلیمان آسمانی حمرواے چل بسے — ہود اور ادریس و یونس شیث اور ایوب و شعیب

دعوت اسلام کر کے ٹھہری جنکی چل بسے — آسمان پر عیسی اور داؤد موسی خاک مین — لیکے توریت و زبور انجیل حق سی چل بسے

گرد اوسکے ہوا خلقت کا ہجوم
پوچھتی جاتی تھی سب کا مدعا

بولی اک گانون سی آئی ہون مین
مصطفےٰ پیارے کی دائی ہون مین

کھو گیا دشت مین جانی میرا
گم ہوا یوسفِ ثانی میرا

لعل میرا اگر کیتا ہے
بچہ بن باپ کا اکلوتا ہی

گال اوس گل کے ہین گورے گورے
لال ہین آنکھون مین اوسکی ڈورے

اوسکی زلفون کے گھنگرالے بال
دل شیدا کے لیے ہین جنجال

سرمگین آنکھ خرد کی رہزن
آفت جان ہی غضب وہ چتون

خم ابرو سے مہ نو ہے خجل
تیر مژگان سی دل و جان بسمل

جلوہ افزا جو وہ دلبر ہو جاے
راہ خوشبو سی معطر ہو جاے

یون تو قدرت ہی خدا کی ہمور
خود کرے قالب انسان مین ظہور

الغرض دشت مین جب اوسکو پایا
یوسفِ گم شدہ کا کچھ نہ ملا

پہونچی جب آمنہ خاتون کی گھر
گر پڑی خاک پہ وہ خاک بسر

بیکلی دیکھ کے اوس مضطر کی
جان جاتی رہی سارے گھر کی

میرا بچہ تو ہے اچھا دائی
چھوڑ کر آئی ہے کیسا دائی

بولی قابو مین نہین جی میرا
لاڈلا کھو گیا بی بی تیرا

سنکر اوس خستہ محزون کا کلام
شور ماتم سے تھا گھر مین کہرام

دل شیدا کا ہوا حال سقیم
رو اوٹھی ہای مرا دُر یتیم

مین چلی مجکو سنبھالو کوئی
اوسکے دادا کو بلا لو کوئی

لڑکھڑاتا ہوا گھر سے نکلا
خاک اوڑاتا ہوا صحرا کو چلا

نور سی جسکے چمکتا ہی وہ تن
اوسکی خوشبو سی مہکتا ہی چمن

جا کے نزدیک سی اوس سے پوچھا
کای گل تازہ ترا نام ہی کیا

کیا ترا نام ہی کیون روتی ہی
مجھ ضعیفہ کا حلیمہ ہے نام

اس لیے روتی ہون باحال سقیم
نہین ملتا ہے مرا دُر یتیم

سر پہ چھوٹا سا عمامہ ہی بجا
تن پہ ہے ننھا سا جامہ زیبا

سر پہ ہین بال جھنڈولی ایسے
گل پہ سنبل کا ہو جھرمٹ جیسے

قد ہی بوٹا سا قیامت پایا
خواب نے جس کا نہ دیکھا سایا

سامنے اوسکے اگر آتا ہی
آفتاب ابر مین چھپ جاتا ہی

نور ہی نور ہی اوس کا مکھڑا
غیرت حور ہے وہ نام خدا

جب کلام اوسکا یہ لوگون نی سنا
کہکے افسوس جواب اوسکا دیا

لیکن اس حسن کا اس صورت کا
آدمی ہمنے تو دیکھا نہ سنا

ہوکے مایوس کلیجے کو تھام
روتی مکے کو چلی وہ ناکام

روکے چلائی دوہائی لوگو
لٹ گئی میری کمائی لوگو

آمنہ بی بی نی اوس سے پوچھا
کہ تجھے میری قسم سچ بتلا

روتی یون آئی ہی کیون خیر تو ہی
ایسی گھبرائی ہی کیون خیر تو ہی

اپنے جانی کو جو کھو بیٹھی ہین
ہاتھ اب جینے سی دھو بیٹھی ہین

کچھ نہ پوچھا آمنہ خاتون کا حال
تھر تھراتا تھا بدن جی تھا نڈھال

یہ کہا اور ہوا غش طاری
یون لگی کرنے آہ و زاری

سن کے یہ بات وہ سردار دو عالم
لیکے ساتھ اپنی یگانی اور خویش

دیکھا اکیلون کے درختون نیچے
ایک لڑکا ہے اکیلا بیٹھا

دل پہ تھا اوسکے جو یعقوب کا داغ
بوی یوسف سے ہوا تازہ دماغ

کس چمن کا سہی بالا ہی تو
کون سے گھر کا اوجالا ہی تو

اشک آنکھوں سے رواں تھے پیہم — آہ کے ساتھ اوٹھاتی تھی قدم
یا الٰہی مرے دلبر کی خیر — خیر ہو اوس مہ انور کی خیر
جان جاوے مری جاتی بچ جاے — وہ مرا یوسف ثانی بچ جاے
میری اولاد سب اک بار مرے — یہ حلیمہ جگر افگار مرے
اسی اندوہ و قلق مین ناگاہ — آگیا سامنے وہ غیرت ماہ
گرچہ سینے کو مرے چاک کیا — کیا ہوا دل کو مری پاک کیا
دل مرا نور سے معمور ہوا — جس قدر رنج تھا سب دور ہوا
گھر مین حیرت زدہ لائی لیکن — دل مین کچھ سوچ کی بولی اکدن
یہ کہا اور پھر وہ لالا کو — ساتھ لیکر جو چلی صحرا کو
پھر جو آئی تو نپایا شہ کو — ابر قدرت نے چھپایا مہ کو
کہتی تھی ہاے کدھر جاؤ نہین — موت آجاے تو مر جاؤ نہین
کیا ہوا دودھ کا پالا میرا — کیا ہوا اگیسودن والا میرا
کیا ہوا سرو گلستان کمال — کیا ہوا شمع شبستان جمال
کبھی کہتی تھی کہ اے ماہ لقا — اپنی دائی سے یہ کی تو نے دغا
دیکھ تکلیف تو مجھ بیکل کی — چھاتی خاک ہو اس جنگل کی
کچھ تجھے میرا قلق ہی کہ نہین — کچھ مرے دودھ کا حق ہی کہ نہین
گر سلامت نہ تجھے پاؤن گی — مین تو جنگل ہی مین مر جاؤنگی
پالنے کی جو گنہگار تھی مین — اس سزا کی نہ سزاوار تھی مین
کیا کروں عشق کی بیماری ہی — دل سنبھلتا نہین ناچاری ہی
مین نے محنت سی تھا پالا تجکو — سمجھی تھی گھر کا اوجالا تجکو
بن تری مکہ مین جاؤن کیونکر — منہ تری ماں کو دکھاؤن کیونکر

دمبدم کرتی تھی فریاد و بکا — اس طرح مانگتی جاتی تھی دعا
یہ نہین گر اوسکی قضا آئی ہے — موت اوس پیاری کی آئی مجکو
گھر اوسے لیکے سلامت جاؤن — آمنہ کی مین امانت پاؤن
پھر سلامت رہے احمد پیارا — ہی مجھے سب سی محمد پیارا
سنکے فرمایا کہ مضطر مت ہو — مین سلامت ہون تو تا مت ہو
آب رحمت سی مرا دل دھویا — زنگ آئینہ سے بالکل کھویا
یہ جگر سوختہ سب بھول گئی — شادی سی گل کیطرح پھول گئی
میری جان مین تری صدقے جاؤن — چل تجھے گھر ترے پہونچا آؤن
راہ مین ایک جگہ بیٹھا کر — کسی مطلب کو گئی اور جا کر
حالت ابتر ہوئی اوس شیدا کی — سر تھا اور خاک تھی بس صحرا کی
ہاے کس ابر مین وہ چاند چھپا — چھا گئی دا پر مری غم کی گھٹا
کیا ہوا وہ گل باغ خوبی — کیا ہوا نور دل محبوبی
میرے یوسف کا پتا دو لوگو — جسنے دیکھا ہو بتا دو لوگو
مین نے کیا اس لیے خدمت کی تھی — کہ ترے غم سے کڑھی میرا جی
کچھ تری دلپہ اثر ہی کہ نہین — کچھ تجھے میری خبر ہی کہ نہین
معجزہ اپنا یہ دکھلا مجکو — آپ سے آپ تو ملجا مجکو
شاق ہی دل پہ جدائی تیری — دیکھ مر جائیگی دائی تیری
بس نہین چلتا ہی بیبس ہون مین — کوئی ساتھی نہین بیکس ہون مین
بن ترے گھر مین نہ جاؤنگی مین — خاک جنگل کی اوڑاؤنگی مین
ہاے وہ چاند سی صورت افسوس — ہاے وہ نور کی مورت افسوس
تیرے دادا نے مجھے سونپا تھا — مجھے شرمندہ نہ کیجو بیٹا

دل کو کہتی تھی کہ آئینہ بنے — سینہ اوس حسن کا گنجینہ بنے — تا نہ لگجاے کہین اپنی نظر — آپ بھی دیکھ نہ سکتی جی بھر
قد وہ بوٹا سا تھا بس نیچے نکل — جیسے تپلی کا ہوا آنکھو نمین گھر — جی سی خدمت مین ہا کرتی تھی
رات دن کام تھا خدمت ہی سے بر — گذری اس طور سی جب تین برس — ایک دن اوس شہ دین پرور نے
اوس سے پوچھا کہ بتا اے مادر — دن کو بھائی مرا جاتا ہی کدھر — بولی ماں کہنے پہ صدقے دائی
بکریان دن کو چراتا ہی وہ — شام کو گھر مین پھر آتا ہی وہ — دن کو جو تجھسے جدا رہتا ہی
ماجرا سارا یہ جب سن پایا — تب شہنشاہ نے یون فرمایا — مین بھی کل صبح سی اوسکے ہمراہ
بکریان تیری چراؤن گا مین — روٹیان ہفت نکھاؤنگا مین — وہ دل افگار بلائین لیکر
تیرے سب حکم بجا لاؤنگی — پر تجھے وان تو نجانے دونگی — الغرض اوسنے کہا بہتیرا
بس ہوا حکم خدا کا جبریل — عازم دشت ہی محبوب جلیل — گل سے ہر نخل منور ہو جاے
شاخ پر غنچہ و گل نور بنے — ہر شجر وان شجر طور بنے — دشت سب وادی ایمن بنجاے
ہر طرف شوق کی کلیان کھل جائین — چشمونسے خلد کی نہرین بہ جائین — بکریان سبزی کی خواہش جو کرین
شاخ طوبی کی چھڑی بنواؤ — بکریان ہانکنے کو لیجاؤ — شیر بکری کی کرے چوپانی
خار سے پاک وہ جنگل ہو جاے — سبزہ اوس راہ کا مخمل ہو جاے — جعل طرف وہ قدی سایہ چلے
جس طرف وہ مہ انور نکلے — مہر اوس راہ سی بچکر نکلے — الغرض وہ شہ لولاک لما
ہر جڑی بوٹی تھی سرگرم سلام — ہر شجر کا تھا جرسی یہ کلام — اپنی امت کا جو ہی چرواہا
پھر تو معمول یہ ٹھہرا کہ رسول — دن کو اس کام مین رہتے مشغول — بکریان دن کو چرایا کرتے
ایک دن دائی حلیمہ تنہا — گھر مین بیٹھی تھی کہ بیٹا اوسکا — ہانپتا کانپتا مضطر آیا
بیٹھی کیا کرتی ہی گھر مین آرام — چل محمدؐ کا ہوا کام تمام — دو حریفون نے کیا اونکو ہلاک
خاک پر پہنے لٹاتے دیکھا — چھری سینے پہ چلاتے دیکھا — سنکے یہ بات حلیمہ دائی
ہاے جانی مری پیاری افسوس — چھوڑ کر مجکو سدھارے افسوس — مین تو کہتی تھی کہ جنگل کو نجا
اب کدھر ڈھونڈھنے جاؤن تجکو — اب کہان دیکھنے پاؤن تجکو — پھر جو ہوش آیا کچھ اوس بکل کو

شام کو گھر مین پھر آیا کرتے — روکی اوس خستہ سی یون کہنے لگا — چھری سی سینے کو کر ڈالا چاک
اوج وحدت کے مہ انور نے — وہ ترا دودھ شریکا بھائی — گھر کے کامو نمین پھنسا رہتا ہی
یولی اے لخت جگر نور بصر — ایک بھی مندر پذیرا نہوا — دست خوشبو سی معطر ہو جاے
بن وہ فردوس کا مسکن بنجاے — سنبل گلشن فردوس چرین — باز صعوہ کی کرے مہمانی
سایہ کو ابر گرانمایہ سے چلے — رونق افزاے بیابان جو ہوا — دیکھو وہ آتا ہی کمسل والا
گر پڑی خاک پہ اور چلائی — لعل تو نے مرا کہنا نہ سنا — خاک سے اوٹھی چلی جنگل کو

غزل در وصف قدم شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سنگ سم ہوتا ہی دیکھکر قدم تیرا — سب کے جی مین گر تا ہی اپنا گھر قدم تیرا — رتبہ ہین سب کی اعلی پر کسی پیغمبر کا — عرش تک نہین پہونچا ہان مگر قدم تیرا

اپنی جان بٹاؤنگا خاک مین ملاؤنگا — پر کہین نجاؤنگا چھوڑ کر قدم تیرا — بخت اونکی ہین یاور سوتی ہین جو تا محشر — اپنی شوق سی لیکر سینہ پر قدم تیرا

کیا ہی خطا وٹھائی تھی وہ جو رونجائی تھی — آنکھونسے لگائی تھے ہر سحر قدم تیرا — پاؤن غوث الاعظم کی ہین سر و نہ عالم کے — تھا جو اوس مکرم کی دوش پر قدم تیرا

قصۂ حضرت حلیمہ سعدیہ رضہ در نظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک عاشق تھی حلیمہ دائی — جس نے گھر بیٹھے یہ دولت پائی — اوسکی قسمت مین یہ دولت تھی لکھی

یعنے اوس شاہ کو لائی گھر مین — نور اللہ کو لائی گھر مین — واہ کیا طالع بیدار ملے — جسکو کونین کے سردار ملے

نور سے کیون نہو معمور وہ گھر — جلوہ افزا ہو جہان پیغمبر — کس طرح گھر نہو وہ نورانی — جسکی جبرئیل کرے دربانی

آستانہ ہوا وہ شام و سحر — سجدہ گاہ ملک و جن و بشر — در و دیوار سے آتی تھی صدا — کہ حلیمہ پہ ہوا فضل خدا

شکر کرتی تھی خدا کا پیہم — کہ نتھی مستحق اس فضل کے ہم — حق نے بخشی مجھے دولت یہ عجیب — مجھ حلیمہ کے کہان تھی یہ نصیب

دودھ اوس گل کو پلاتی تھی وہ — گل سی پھولی نسماتی تھی وہ — کبھی مکھڑی کی بلائین لیتی — صدقے ہو ہو کے دعائین دیتی

کبھی صورت کا تماشا کرتی — ٹکٹکی باندھ کے دیکھا کرتی — کبھی اوس چہرۂ نورانی کو

کبھی نہلاتی تھی خوش ہو ہو کر — پانی پیتی تھی قدم دھو دھو کر — جیسے ہو شمع پہ پروانہ نثار

کبھی کر بیٹھتی بے ساختہ شور — چاند کو دیکھ کے جسطرح چکور — کبھی آنکھون مین بٹھا لیتی تھی

خواب سی کرتی تھی جس دم بیدار — پاؤنسے ملتی تھی آنکھین ہر بار — جاگنا بخت کا ہی بہتر جاگ

جب جگاتی تو جگاتی تھی یون — اور سلاتی تو سلاتی تھی یون — میرے اللہ کے پیارے سو جا

ماہ و الا نسبی کر آرام — آفتاب عربی کر آرام — سو مری شمع شبستان طرب

سنہ پہ سورج نے کیا شب کا نقاب — تو بھی اے مہر درخشان کر خواب — میری دولت کی نشانی سو جا

تیرے آرام کو اے مہ پارا — میری آنکھو نکا بنے گہوارہ — اسی جھولی مین جھولاؤن تجکو

کنگھی بالو نہین جو ہوتی درکار — دیتی تھی پنجۂ مژگان سے سنوار — شیرۂ جان کو ملا کر لاتی

دل سے کہا مجکو ہی جانا ضرور — بنت رسول عربی کے حضور — باپ کی یو باس اوسی گل مین ہی — جزو مین ہی وہ وہی جو وہ کل مین ہی
شمع حریم نبوی ہے بتولؓ — آئینہ مصطفوی ہی بتولؓ — سیدۂ پاک کے در پر گیا — چوم کے چوکھٹ کو یہ کہنے لگا
نور نبیؐ لیجیے میرا سلام — ڈیوڑھی پر حاضر ہی تمھارا غلام — گھر سے صدا آئی کہ وہ ہین کہان — وہ بھی سدھارین سوی باغ جنان
وہ بھی یہ سنی سنی رہی بس تھین اوداس — جب سنی اوس غمزدہ نے یہ خبر — بس سر شوریدہ تھا اور سنگ در
نعرہ لگا کر نے جو وہ خستہ تن — دیکھکے حسنین کو رونی لگی — رو کے لگی کہنے کہ واحسرتا
پیش پدر فاطمہؓ زہرا گئین — چھوڑ کر ان بچونکو تنہا گئین — اپنی یتیمی کی ہوئین چارہ گر — انکی یتیمی پہ نکی کچھہ نظر
شہر مین شہرت ہوئی آئی بلالؓ — ہجر پیمبر سے بہت خستہ حال — پہونچے ملاقات کو سب خاص عام — خلق کا گرداونکے ہوا اژدحام
کرتا تھا اصرار یہ پیر و جوان — آج سنا دیجیے ہمکو اذان — کہتا تھا کسطرح کہو نمین اذان — میری اذان کا نہ رہا قدردان
کسکو سناؤن کہ پیمبر نہین — دل نہین قابو مین کہ دلبر نہین — نام جو آجاتا بتاتا تھا مین — اونکی طرف ہاتھ اوٹھاتا تھا مین
کیا کرون اب کسکو بتاؤن بھلا — کسکی طرف ہاتھ اوٹھاؤن بھلا — سنکے یہ حسنینؑ بھی بولے کہ ہان — ہم بھی ہین مشتاق سنا دو اذان
حکم سے شہزادونکے مجبور تھا — بام پہ مسجد کے وہ غمگین چڑھا — جس گھڑی اللہ اکبر کہا — کٹتا تھا لوگونکا چھری سی گلا
پھر جو کہا اشہد ان لا الٰہ — گم ہوا اللہ مین مانند آہ — ہوتا تھا اوس عاشق یٰسین سے — شین کا ہر لفظ ادا سین سے
شور ہوا عاشق یٰسین ہے — سین بھی یہ قابل تحسین ہے — آیا زبان پر جو محمدؐ کا نام — بس لیا ہاتھ نسے کلیجے کو تھام
کہتے ہین کوٹھے سے گرا بیخبر — کر گیا گرتے ہی جہان سے سفر — خاک پہ تڑپا جو وہ اندوہگین — عرش کو جنبش ہوئی کانپی زمین
عشق کا غم چارہ گر جان ہوا — خانۂ محبوب کا مہمان ہوا — جان گئی جان کی جو یا کی پاس — پہونچا مرض اپنے مسیحا کی پاس
قطرہ ہوا چشمۂ حیوان مین گم — پیاسی نے دریا سی ملاقات کی — خوب تلافی ہوئی مافات کی
شربت دیدار پلاتے ہین یون — حیف کہ ہم پھرتے ہین شام و سحر — حرص کا کانسہ لیے یون در بدر
ہم نہ ادھر کے نہ اودھر کے ہوئے — رحمت عالی مجھے بلوا لیجیے — رحم مرے حال پہ فرمایئے
بہر خدا میری دوا کیجیے — ہند مین خاطر مری ناشاد ہے — جلد خبر لیجیے فریاد ہے
سر ہو مرا اور وہ خاک قدم — خاک درت بر سر ما تاج باد — ہر شب عمرت شب معراج باد

تمام شد قصہ حضرت — قصہ کیا مین نے دعا پر تمام — بھیجو پیمبر پہ درود و سلام — بلال رضی اللہ عنہ

رفتی و پروانۂ او میشدی — شمع اگر بال و پری داشتی — زیستمے بے تو اگر بسمل تو — مادر گیتی پسری داشتے

آنکہ جہان را بہ نگہ زندہ کرد — کاش ہمیں ہم نظری داشتے — گر تو رخ از پردہ برون داشتے — شام محبت سحری داشتے

خاک پہ بسمل سا تڑپنے لگا — ضعف سی ناگاہ جو غش آگیا — آگ سی بھڑکی دل بیتاب مین — دولت دیدار ملی خواب مین

حسن خداداد دکھایا اوسے — چاند سا مکھڑا نظر آیا اوسے — ماہ نتھا مہر شب افروز تھا — مہر نتھا نور تھا معبود کا

ماہ کہان اور وہ صورت کہان — مہر کہان حور کی مورت کہان — شام کو رونق ہوئی اوس نور سے — حق کی تجلی تھی عیان طور سے

دوش پہ جھکا کل شب خام تھی — دل کے پھنسانے کے لیے دام تھی — لوح جبین نیمۂ ماہ تمام — ماہ جسے کرتا ہو جھک کر سلام

ابروی باریک جو خمدار تھی — قتل کو عشاق کے تلوار تھی — نرگس مخمور وہ سیکش جسے — دیکھکے سر جھکتے دل پسپے

سرخی وہ ڈورونکی وہ سرمہ سیاہ — شوخی وہ آنکھونکی وہ نیچی نگاہ — عاشق غمدیدہ کو تڑپا گئی — جسکی خدا کو بھی ادا بھا گئی

رفعت بینی تھی بہت دل پسند — شمع کی لو ہوتی ہے جیسے بلند — دیکھکے اوس گوہر دندان کی تاب — در عرق شرم سے ہی غرق آب

برگ گل تازہ سے لب دیکھکر — لعل یمن پیتا تھا خون جگر — موی محاسن رخ تابان کے گرد — شب تھی مگر مہر درخشان کے گرد

قامت موزون سے قیامت خجل — فتنۂ آشوب جہان منفعل — قد نہ تھا سرتا بقدم نور تھا — شمع سی سایہ بھی گریزان ہوا

دیکھکے اوس شمع کو ہو بیقرار — کرتا تھا پروانہ جان کو نثار — پائون پہ رکھکر سر عجز و نیاز — عرض لگا کرنے کہ بندہ نواز

جب سی مدینے سی سدھارے حضور — چینے سی بیزار ہون مین نا صبور — آپ مجھے بھول گئے اسقدر — بندۂ مسکین کی نلی کچھ خبر

رحم سے ارشاد ہوا ای بلال — ہوش مین آ تیرا کدھر ہی خیال — وصل مرا گر تجھے مقصود تھا — مین تو تری پاس ہی موجود تھا

مجھسے بچھڑا تو نے کیا کس لیے — میرا وطن چھوڑ دیا کس لیے — خاک سی اوٹھ قصد مدینہ کا کر — عمر دو روزہ یہ وہین ہو بسر

پھر تو جو اوس جا سی سواری چلی — عاشق شیدا کو ہوئی بیکلی — چونک پڑا خوف سی خوابیدہ بخت — شہ کو نپایا نہ زمرد کا تخت

تازہ مزہ وصل کا یاد آگیا — حجرۂ تاریک مین گھبرا گیا — پھر وہی وحشت تھی وہی اضطراب — پھر دل وحشی سی کیا یون خطاب

غزل

یاں بھی جنونکا نہین جا خلل — چل دل دیوانہ مدینے کو چل

بار ہوا ہے چمنم آرزوست — بوی ازان پیرہنم آرزوست

جلوۂ سرو و سمنم آرزوست — نکہت گل را چہ کنم ای نسیم

توبہ زمے کردم و آمد بہار — ساقی توبہ شکنم آرزوست — جذبہ بہ دل او سکا ہوا رہنما

روضۂ محبوب کی ٹھنڈی ہوا — تن سی لگی غنچۂ دل وا ہوا — انس جو تھا خانۂ دلدار سے — ملتا تھا رو کر در و دیوار سے

دیکھکر اوس دلبر غنا کی قبر — عاشق غمگین کو نہ آتا تھا صبر — کہتا تھا افسوس کہ گھر جاؤنگین — اس سے تو بہتر ہے کہ مر جاؤنگین

حیف مدینے مین رہی یہ بلال — آنکھ سے دیکھے نہ وہ حسن و جمال — مرگ سے بدتر ہے مری زندگی — جینے سے اب مجکو ہی شرمندگی

لطف نہین پاتا ہون جینے مین اب — مین نہین رہنے کا مدینے مین اب — شیفتہ کاکل شب فام کو — زلف جو باد آئی چلا شام کو

چھوٹ گیا دیس جو محبوب کا — شام کا ملک آنکھ مین تیرہ تار یک تھا — صبح وطن تیرہ تر از شام تھی — کالی بلا شام ہوئی شام کی

لوگ لگے پوچھنے تم کون ہو — آئے ہو اس دیس مین کس کام کو — کس لیے یان آئے ہو کیا کام ہی — رہتے ہو کس ملک مین کیا نام ہی

کس کے لیے رہتے ہو زار و نزار — کسکے لیے رہتے ہو بیقرار — کسکے لیے رہتے ہو ہر دم اداس — کسکے لیے رہتے ہو ہر دم اداس

اس دل شیدا مین ہی کس کا برو گ — کون ہی وہ کس پہ لیا ہی یہ جوگ — اوڑھی ہوئی کالا سا کمل ہو کیون — کونسا ہی عارضہ بیکل ہو کیون

سنکے یہ تقریر دیا یہ جواب — عارضہ عشق ہی خانہ خراب — کیا کہون پھر تمسے کہ مین کون ہون — تازہ ہی دل پر مری داغ جنون

کام نہ دیکھو مرا ناکام ہون — نام نہ پوچھو مرا گمنام ہون — ذرہ خورشید درخشان ہو نہین — سورچہ راہ سلیمان ہو نہین

دیس ہمارا کبھی آباد تھا — یہ دل ناشاد کبھی شاد تھا — فقر تو مقبول ہے دربار کا — خاص یہی تھا مری سرکار کا

اوڑھتا کمل تھا وہ خود بادشاہ — جسکو نہ تھی دولت دنیا کی چاہ — کیسا شہنشاہ تھا عالی خصال — جیتے تھے ہم دیکھکے اوسکا جمال

اوس سے وہان خلد کی بستی بسی — ہمکو ستاتی ہی یہان بیکسی — قافلہ سالار سفر کر گیا — قافلہ کو زیر و زبر کر گیا

نام زبان پر مری آتا نہین — دل مین مرے شوق سماتا نہین — کہتا جو مسجد مین ہی کوئی اذان — نام کے سنتے ہی نکلتی ہی جان

عاشق ماتم زدہ سے جب پتا — شام کے لوگون کو اذان کا ملا — بولے یہ سب جان گئے ہم تمھین — کچھ کہو پہچان گئے ہم تمھین

نام ہی شاید کہ تمھارا بلال رض — ہجر پیمبر سے ہوا آشفتہ حال — کیون نہین کہتے کہ سدھارے رسول — جنکے سبب سے ہو تم اتنے ملول

کیون نہین کہتے ہو کہ رشک چمن — یعنی مدینہ ہے تمھارا وطن — کیون نہین کہتی ہو کہ جینے سے تم — ہو کے خفا نکلے مدینے سے تم

کہنے لگا خیر جو کچھ ہو سو ہو — تھوڑی جگہ دو تو یہان پڑ رہون — بولے وہ سب لوگ کہ مثل نظر — آپ کا آنکھون مین ہمارے ہی گھر

رہیے یہان شوق سے آرام سے — ہمکو خبر کیجیے ہر کام سے — بولا کہ ناکام کا ہی کام کیا — دل جو ہو بیمار تو آرام کیا

الغرض اس طرح سے وہ یار بن — کرتا تھا فریاد و فغان رات دن — کھانے کی پینے کی نہ تھی کچھ خبر — رونے سے بس کام تھا آٹھون پہر

ہر شب ہجران سے سوا ایک شب — دل پہ زیادہ ہوا رنج و تعب — کہتا اگر آہ مین ہوتا اثر — کچھ بھی تو اوس شاہ کو ہوتی خبر

غزل

گر کشش مین اثر داشتے — یار بکوے خم گذرے داشتے

کہا اوسنے شہزادو نسی یا امام — ادب کا مجھے پاس ہی لاکلام — لگا جب اذان کہنے با احترام — خلائق نے اوسدم کیا ازدحام
محمدؐ کا جب نام لینے لگا — زمین پر وہ بیہوش ہوکر گرا — وہان تھی جو موجود اصحاب یار — وہ رونے لگے سب کی سب زار زار
ہوا تھا نبی کے جو مرنے کا غم — اوسی طرح تازہ ہوا پھر الم — نہین طاقت آگے رہی تاب کی — کہ ہی شدت غم سے بیتاب جی
یہی خوب ہی کم کرون اب کلام — اللّٰھم صلّ علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم — مین بھیجون نبیؐ پر درود وسلام

حلیہ — تمت — شریف

بعد از حمد خدا کن حلیۂ حضرت بیان — بسم اللہ الرحمن الرحیم — کز تو باشد مدح و ذکر خیر او اندر جہان
سرخ گندم گون ملیح آنصاحب لولاک بود — پادشاہ ہر دو عالم شد ہر پاک بود — بود پیشانی کشادہ سید خیر الورا — ابرو پیوستہ و باریک و ریش خوشنما
سرمگین چشم پیش سیاہ و سرمگین مژگان دراز — نور بر بینی بلند و نرم رخ اہی دلنواز — بود دندانش کشادہ نور افشان در کلام — گرد رو انبوہ ریش سرور عالی مقام
قد میانہ لیک از ہر شخص بالا می نمود — تا بزانو ہر دو دست انگشتہا باریک بود — جسم اطہر تا شکم از سینہ بی مو بود و صاف — خط باریکی مگر از حد سینہ تا بناف
مظہر خلق عظیم و مصدر عز و وقار — در میان شانہ ہا مہر نبوت آشکار — حلیۂ تازی زبان و فارسی کردم بیان — ہر کہ دارد در روان جایش بود در باغ جنان

غزل

بہار خلد ہے روے محمدؐ — شمیم جان فزا بوے محمدؐ
سمی سرو ریاض ہمثالی — قد رعنائے دل جوے محمدؐ — ندیکھا ہو زمین پر جسنے فردوس — وہ آکر دیکھ لے کوے محمدؐ
کوئی پیدا ہوا ایسا نہوگا — عدیم المثل ہے خوے محمدؐ — ہمین ہی وہ جگہ محراب طاعت — جہان ہی ذکر ابروے محمدؐ
دل وحشی ہی زنجیرین توڑاتا — بشوق یاد گیسوے محمدؐ — بس اب کافی ہی آگی جای آداب — کہان تو ہی کہان روے محمدؐ

قصہ حضرت بلال پیشواے صادقین عاشق و دل دادۂ محبوب ربّ العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل ہی سنو دوستو یہ داستان — لکھتا ہی یون راوی رنگین بیان — عشق و محبت کی نشانی ہے یہ — عاشق صادق کی کہانی ہے یہ
ایک ہوا مؤذن تھا نبی کا بلالؓ — ہجر سے اوس مہ کی گھٹا جو بلالؓ — دام محبت مین گرفتار تھا — شیفتۂ طرۂ طرار تھا
تشنۂ سرچشمۂ دیدار تھا — نرگس بیمار کا بیمار تھا — خستہ ہوا بعد وفات نبیؐ — آہ کبھی کرتا تھا روتا کبھی
وحشت دل لیگئی آرام جان — جاتی رہی طاقت و تاب و توان — ہاتھ لگا بڑھنے گریبان تک — دل سے لگی آگ جلی جان تک

بہم سب کی تجویز ٹھہری یہی
وہین آخرش قبر کھدنی لگی
فضیلؓ و عقیلؓ و علیؓ و قثمؓ
ابو طلحہؓ عباسؓ حضرتؐ کے عم

اوسامان ہے مقرانؓ انصار بھی
انھین لوگون نے قبر طیار کی
قثمؓ سے روایت یہ مروی ہوئی
کہ رکھے گئے قبر مین جب نبیؐ

کفن مینہ سے سر کا تو دیکھا گیا
کہ کرتے ہین جنبش لب مصطفےٰ
گیا پھر نبی پاس اوسدم عقیمؓ
جو دیکھا ہی سوتا نبی الکریم

مگر دونون ہونٹھون کے حرکت مین ہین
سنا کان دھر کر یہی کہتے ہین
صدا اپنے کانون سے مین نے سُنی
کہ فرماتے تھے اُمتی اُمتی

یہ سنکر وہ رویا بہت زار زار
کہ امت کا ایسا نہین غمگسار
جو تھا وہ عیان امت کا حین حیات
زیادہ تر اوس سے ہی بعد وفات

کیا دفن حضرتؐ کے یارون نے جب
وہان غم کا ایسا اوتارا ہوا
کہ ماتم سرا گھر وہ سارا ہوا

کرون کیا مین اوس رنج و غم کا بیان
چھپا خاک مین جب وہ نور الٰہ
ہوا کے مین روز روشن سیاہ

گئے یار سب ملکے زہرا کے پاس
کہا سب سے زہراؓ نے کیسے ہو یار
گیا خاک مین سیّد نامدار

کسیسے نہ ساتھہ اونکا اوس دم دیا
کہو دوستی کی یہی شرط تھی
یہی چاہتا تھا خلوص دلی

ہوئی سب کے سب سطح سنگدل
کیا اپنے ہاتھون اوسے زیر گل
کہا فاطمہؓ سے ہر اک یار نے
کہ مجبور ہم سب ہین مختار کے

غم و درد کا اب بیان کیا کرین
جو سب پر عیان ہو عیان کیا کرین
کہین کیا جو دل پر ہمارے ہی غم
ہوا بلکہ سارا جہان پر الم

آمدن بلال از شام بمدینہ بعد وفات آنحضرت صلعم

ہین اس رنج مین آسمان و زمین
کہ سدرہ مین روتی ہین روح الامین

مہینے کا چھوڑا سبھون نے قیام
گیا کوئی ملکے کوئی سوی شام
جناب نبیؐ کے موذن بلالؓ
گئے شام کو بادل پر ملال

اونھون نے وہان جاکے دیکھا یہ خواب
کہ خیر البشرؐ کرتے ہین یون خطاب
مدینے سے تو کیون پڑا جاکے دور
تجھے چھوڑنا کیا تھا میرے حضور

یہ سنتے ہی اوٹھا وہان سے بلالؓ
مدینے کی جانب کیا ارتحال
جو ملتا تھا رستے مین کوئی اوسے
تو سنتا تھا احوال سب پوچھکے

ہر اک نے کہا سب بدستور ہین
سراپردہ غم مین مستور ہین
جو پہونچا مدینے مین با صد حزن
ملے پہلے اوسکو حسینؓ و حسنؓ

لگا پوچھنے حال خیر النساؓ
کہ کیسی ہین وہ رنج کی مبتلا
کہا پوچھتا کیا ہی تو ای بلالؓ
ہوئے ہمکو ماتم علی الاتصال

کہ باقی جو تھی وہ نشان رسولؐ
نکی اوسنے بھی زندگانی قبول
یہ سنتے ہی رویا بہت سا بلالؓ
کہ ہم سب ہوئے رنج مین پائمال

جو اتنے مین ہنگام ظہر آگیا
تو اصحاب نے ملکر اونسے کہا
کہ جب سے نبیؐ نے کیا انتقال
نہ تیری اذان پھر سنی ای بلالؓ

سبھون نے بہت کی غرض التجا
وہ ہر ایک سے عذر کرتا رہا
حسینینؓ و حسنؓ سے کہا سب نے تب
کہ گر تم کہو تو کہے کیا عجب

امامون نے اوس سے کہا ای بلالؓ
تمہاری اذان سننے کا ہی خیال
کہو تم اذان بعد مدت کے اب
دل و جان سے مشتاق ہین سب کے سب

شریعت محمدؐ کی قائم رہے — در بیان خلیفہ شدن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ — جہان مین طریق اوسکا دائم رہے

عمرؓ کو یہ سنتے ہی آیا قرار — ابو بکرؓ کے گرد آ بیٹھے یار — وہین ظاہر اونکی خلافت ہوئی

نبیؐ نے کیا اونکو پہلے امام — در بیان غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم — صحابہ کی جانب سے بیعت ہوئی

ہوئی مستعد غسل پر اہلبیت — تھے میت مین تھے سر بسر اہلبیت — تھے جتنے وہان وہ تھے زار زار — ہوئے پھر وہ حضرتؐ کے قائم مقام

اک آواز آئی وہان ناگہان — کرو صبر لوگو نہ شور و فغان — علیؓ نے کہا کسکی آواز ہے — کسی کو نہ تھی تاب صبر و قرار

کسی کو نہ علم اوسکا آیا وہان — آواز دادن ابلیس علیہ اللعنۃ در باب منع غسل — کسی نے کہا اس مین کیا راز ہے

جو نہلانے کو سب نے دیدہ کیا — تو پھر آگئی اور بھی اک صدا — کہ طاہر مطہر ہے جسم نبیؐ — علیؓ نے کہا خضر ہین ہمگمان

یہ سنکر توقف کیا غسل مین — باز آمدن آواز حضرت خضرؑ برائے غسل آنحضرتؐ — اوسے کچھ بھی حاجت نہین غسل کی

پھر آواز آئی نہ مانو یہ بات — کہ ابلیس کا قول جانو یہ بات — مین ہون خضرؑ آیا ہون تفہیم کو — تامل سا کچھ ہوگیا غسل مین

پھر آپس مین کہنے لگے سب بہم — کہ ہو کس طرح غسل خیر الامم — برہنہ بدن یا کہ کپڑون کے ساتھ — کہ حضرتؐ کو اچھی طرح غسل دو

کہ اتنے مین ہاتف نے دی یہ خبر — کہ باجامہ ہو غسل خیر البشر — برہنہ نہون سید نامدار — کسی کی کوئی بات آئی نہ ہاتھ

کیا بند عباسؓ نے جبکہ در — پکارے سب انصار تب آنکر — علیؓ کو قسم دیکے کہتے تھے یون — نہ دیکھے کوئی جسم کو زینہار

علیؓ نے کہا حجرے مین آیئے — شریک ثواب آپکے ہو جایئے — وہ آئے نہایا مگر دخل وان — شریک آنکر غسل مین ہم بھی ہون

علیؓ نے کیا ہاتھ کپڑون سے بند — اوسی ہاتھ سے دھویا سب بند بند — اُسامان و سقران دونون بہم — کھڑی رہگئے اندرون مکان

دیا آب خالص سے غسل اک بار — ہوا دوسرا غسل آب کنار — سوم بار تھا آب کافور سے — لگے پانی کو ڈالنے دمبدم

جو پانی کی ناک آنکھ مین رہگیا — علیؓ نے اوسے چوس کر پی لیا — ہوا اونکو علم لدنی حصول — غرض تین غسل آپکو یون دیے

نبی کا جو غسل اسطرح ہو چکا — وہ پیراہن تر نچوڑا گیا — لگا کر حنوط ای سراپا صفا — وصیت یہ فرما چکے تھے رسول

پنھا کر کفن آپ کو پھر سفید — ہوئی پھر کنارے سنا تھا جو بھید — پڑھی پہلے خالق نے اونپر نماز — مساجد مین کافور کو مل دیا

لگے کرنے آپسمین پھر یہ مقال — کہان دفن ہون یہ شہ باکمال — کوئی مکہ کہنے لگا کوئی شام — ادا کی پھر اورون نے بھی بانیاز

کسی نے کہا دفن ہون یہ شہ — غرض تین دن تک یہ چرچا رہا — ابو بکر صدیق سنکر یہ حال — کسی نے بقیع اوسکا سوچا مقام

نبی کی ہوئی جس جگہ پر وفات — وہین دفن کرنا بھی ہے خوب بات — یہ مین نے سنا ہے نبیؐ کا کلام — لگے کہنے کیا اسمین ہے قیل و قال

کہ حجرے مین مدفون کرو ملا کلام

روان تھا عرق چہرے پر بار بار
منگا کر اوسی وقت پانی کا جام
یہ سختی جان کندن آسان کہ
وہین عبد رحمن بوبکر تھے
نبی نے غرض لیکے مسواک کی
لیے عائشہ سر تھی آغوش مین
نبی ہاتھ اوٹھا کر کچھ اللہ سے
دوشنبہ کا دن صبح کا وقت تھا
ولیکن ہی تاریخ مین اختلاف
کسی کو ہوا ہی دہم کا یقین
ہوا ہر طرف رنج کا ازدحام
لگے کرنے کفار آپس مین بات
روان تھا صحابہ کی آنکھون سے خون
اگر مین سنونگا کسی سے یہ بات
ابوبکر صدیق پھر بیقرار
گئے عائشہ کے مکان مین شتاب
بدن زندگی مین معطر جو تھا
یہان تک سے انجام پائی یہ کام
کہ لو اپنی تلوار کو تم چھپا
عمر نے جو صدیق سے یہ سنا
کہ ہی مرغ والا ہراک ذیحیات

در بیان طلبیدن آب وقت نزع آن حضرت

بھگونی لگے ہاتھ خیر الانام | اوسی چہرے پر ملکے پھر بار بار

طلبیدن مسواک آنحضرت از عبد الرحمن

کھڑے ایک مسواک تازہ لیے | نظر کی جو مسواک پر آپ نے

در بیان انتقال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

غم و درد سے وہ نتھی ہوش مین | کہ پہونچا جو فرمان پروردگار
مناجات اوسوقت کرنے لگے | غرض ہاتھ دونون رہی سینہ پر
کہ تن سے ہوئی روح اطہر جدا | مہینا تھا ربیع شنبہ اول ربیع
بیان مین کرون اوسکو بھی صاف صاف | کسینے کہا دوسری تھی مگر
اصح الروایات ہے بارھوین | بدن سے کیا روح نے انتقال
سراسیمہ تھا غم مین عالم تمام | جو دریاے ماتم ہوا جوش مین
کہ کیسا نبی تھا جو پائی وفات | یہ ہر ایک آپس مین کہنے لگا
ہوا سنکے حضرت عمر کو جنون | لیے ننگی تلوار دل درد مند
کہ پائی جناب نبی نے وفات | سر اوسکا مین تن سے کرونگا جدا
چلے گھر سے اپنے بصد اضطرار | چلے سوے مسجد بصد درد و آہ
زیارت سے جا کر ہوئی کامیاب | اوٹھا کر دوا آپ کے چہرے سے
وہی بعد مردن رہا عطر سا | یہ پھر اہلبیت نبی سے کہا
کرین جا کے ہم دین کا انتظام | ابوبکر پھر سوے مسجد گئے
تمھین کیا نہین یاد حکم خدا | کہ وہ انک میت ہے کہ چکا
لیا اپنی تلوار کو پھر چھپا | ابوبکر نے پھر سن اے حق پسند
ہوئی آج خیر البشر کی حیات | کرو کام سب ملکی دین کا شتاب

بدلنے لگے کروٹین بے قرار
یہ کہتے تھے ای پاک پروردگار
مری درد کا جلد درمان کر
کہا عائشہ نے کہ حضرت کو دے
وہ مسواک پھر عائشہ ہی کو دی
لگی روح کرنے بدن سے فرار
کہ خوشبو ہوا مشک سے سارا گھر
سدھاری جو سب استون کی شفیع
رکھی بعض نے آٹھوین معتبر
ہوا اوسکو حاصل خدا کا وصال
نتھا کوئی ایسا کہ تھا ہوش مین
کہ اب دین احمد نہ باقی رہا
وہ مسجد کے در پر پکارا بلند
ہی اسبات پر میری شاہد خدا
کسی کی طرف کی نہ ہرگز نگاہ
جبین مبارک کے بوسے لیے
کہ دفن و کفن تم کرو آپ کا
کہا خوب سمجھا کی فاروق سے
پھر اب موت حضرت مین کیا شک ہے
سر سبز آکر یہ کی سبکو پند
ثواب اسکا پاؤگے تم بیحساب

نہایت ہی امت مری بیخبر — کسے ہوگی اک ماہ پہلے خبر — پھر آکر یہ روح الامین نے کہا — کہ اللہ نے ہفتے کا وعدہ کیا

نبیؐ نے یہ وعدہ بھی مانا نہین — کہ اتنا بھی کچھ کم زمانا نہین — کہا جو ہوا امت ضعیف و نزار — قوی اوسپر ابلیس ہی نابکار

دعا اونکو دیکر کریگا خراب — قیامت کو ہوگا سبھو پر عذاب — غرض جاکے جبرئیل نے پھر کہا — کہ خیر البشرؐ کچھ نہین مانتا

خدا نے کہا اوس سے پھر جا شتاب — مری دوست سی کہ نکر اضطراب — اگر مرتے مرتے بھی توبہ کرین — تو ہم اونکے سارے گنہ بخشدین

بشارت یہ جبرئیلؑ سی جب سُنی — در بیان عرض حاجات سرور کائنات بجناب — دل پاک حضرت کو تسکین ہوئی

کہا پھر یہ جبرئیلؑ سے آپؐ نے — قاضی الحاجات زبانی جبرئیل علیہ السلام — کہ تین آرزوئین ہین اللہ سے

یہ پیغام لیجا کہ اے ذوالجلال — ترا دوست کرتا ہی تجھسے سوال — اسی بات سی خرم و شاد ہون

جو ہو میری امت سے سرزد گناہ — شفاعت مین امت کی پہلے کرون — ہو دو بار ہفتے مین مجکو خبر

اگر کرتے ہونگے وہ افعال نیک — سنہو اس جہان مین سنرا یا آلہ — کرونگا خدا سے دعا بیعدد

کہا جاکے روح الامین نے پیام — تو خوش ہوگا جی سنکے چال نیک — مجھے اوسکی خاطر سی سب ہی قبول

یہ جبرئیلؑ نے جب سُنائی خبر — خدا نے کہا کہ نبی کو سلام — جو کچھ مانگتا ہی یہ میرا رسول

آوردن تابوت جبرئیل از نزد حق برای حضرت صلی اللہ علیہ وسلم — سنہایت ہوئی شاد خیر البشرؐ

یہ کاموں سے جس دم فراغت ہوئی — تو جبرئیلؑ کو یہ اجازت ہوئی — محمدؐ کے نزدیک تو لے کے جا

کہ بھیجا ہی حق نے پی جسم پاک — جو کہیے تو اس مین رہی جسم پاک — کہا مصطفےٰ نے زمین خوب ہی

رہیگی جو امت مری خاک مین — طلبیدن آنحضرت ملک الموت را برای قبض روح خود — تو پھر رہنی دی مجکو بھی خاک مین

قضا کے فرشتے سے بولی نبیؐ — کہ حاجت نہین اب ہی دیر کی — نکر دیر مجکو ہے رنج و ملال

قضا کے فرشتے نے یہ سنتے ہی — محمدؐ کی چھاتی پہ اونگلی دھری — کہ ہی سخت بار اب مری سینے پر

کہا اوس نے ای خاص محبوب رب — یہان ہی بہت مجکو پاس ادب — اک انگشت ہی سینۂ صاف پر

بہت روئے یہ بات سن کر نبیؐ — کہا ہاے یا امتی امتی — گذرتی ہین تمپر بڑی سختیان

کہا پھر فرشتے نے اقرار کر — کہ سختی کا امت نہ دیکھے اثر — یہ کہنا تمہارا مجھے ہی قبول

نکالونگا اس طرح امت کی جان — کہ سختی کا ہرگز نہو کچھ نشان — کہا پھر کرو کام اپنا شتاب

دم قبض روح بشیر و نذیر — بیان قبض کردن روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم — نگار نگ چہرے کا ہوسے انتقیر

پرسیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از عزرائیل کہ چہ حکمست

نبی نے کہا اے نشان قضا — مرے پاس آکر مفصل بتا
کہ کیا حکم ہی میری خالق کا اب — کیا اسطرح سے ادا سے کلام
کہ بھیجا ہی مجکو خداوند نے — نجانا بلا دین نہ جبتک کہ پاس
رسول خدا نے پھر اوس سے کہا — کہ اللہ سے کچھ مرا ہی سوال
اوسی وقت جبرئیل آیا شتاب — خدا کی طرف سے لے آیا جواب

آمدن جبرئیل نزد آنحضرت از جناب حقتعالی

کہا اے شہنشاہ خیر الانام — کہ بھیجا مرے رب نے پیغام کیا
کہا آگ دوزخ کی ہی آج سرد — مرتب ہوئے آج کرسی و عرش
کیا آج حوروں نے کیا کیا سنگار — لڑی در سی ہی چشم کرّوبیان
کہا پھر نبی نے کہ کچھ اور بھی — وہان ہوگا محشر مین تیرا مقام
گنہگار امت کا ہوگا شفیع — کہ اس سے زیادہ ہو دل کو خوشی
کہا قبر سے پہلے اوٹھے گا تو — کہ اس سے بھی بڑھکر خوشی مجکو ہو
کہا رب ہی مشتاق دیدار کا — ہمیشہ سے مجھپر ہی لطف قدیم
جو تو نے کہا گرچہ سب خوب ہی — مری بعد کون انکا غمخوار ہی
خدا کو یہ پیغام بھیجا شتاب — کہا حق سے جاکر پیام خلیلؑ
کہا حق نے جاکر سنا دی شتاب — وہ مٹ جائینگے سب کے سب توبہ سی
کرے توبہ جو قبل مرگ ایک سال — نہ خیر البشر کا گیا اضطراب
نبی نے یہ جبریل سے پھر کہا — اجل آنیکا وقت مستور ہی
یہ پیغام لیکر گیا جبرئیل — تو دی میرے محبوب کو یہ جواب
اگر چھ مہینے بھی قبل از اجل — نبی نے یہ کر بھیجی پھر التجا
کہ ہی چھ مہینے کی مدت دراز — کہ محبوب تیرا بہت ہی اودا س
کہا آکے مرنے سی جو ایک ماہ — کہ پھر خاتم المرسلین نے کہا

کہا حکم ہی میرے خالق کا اب — ادب سی فرشتے نے کرکے سلام
کہ بھیجا ہی مجکو خداوند نے — کھڑا رہیو آداب کا ہی یہ پاس
رسول خدا نے پھر اوس سے کہا — ٹھہر جا مگر اک دم ایخواشمال
اوسی وقت جبرئیل آیا شتاب — خدا کی طرف سے لے آیا جواب

کہا اے شہنشاہ خیر الانام — نبی نے کہا دی تو مجکو سنا
کہا آگ دوزخ کی ہی آج سرد — بہشتونمین کیا خوب بچھا ہی فرش
کیا آج حوروں نے کیا کیا سنگار — کہا آج سب ہین در آسمان
کہا پھر نبی نے کہ کچھ اور بھی — کہا جو کہ ہی سب سی عالی مقام
گنہگار امت کا ہوگا شفیع — کہا دی بشارت مجھے اور بھی
کہا قبر سے پہلے اوٹھے گا تو — نبی نے کہا اور بھی کچھ کہو
کہا رب ہی مشتاق دیدار کا — کہا ہی وہ میرا رحیم و کریم
جو تو نے کہا گرچہ سب خوب ہی — کہ یہ میری امت گنہگار ہی
خدا کو یہ پیغام بھیجا شتاب — اوڈی اسکو سنتے ہوئے جبرئیل
کہا حق نے جاکر سنا دی شتاب — کہ تجھپر ہی فضل خدا بیحساب
کرے توبہ جو قبل مرگ ایک سال — نہ رکھون گنہا ہونگا اوسپر وبال
نبی نے یہ جبریل سی پھر کہا — کہ جلدی سے کر عرض پیش خدا
یہ پیغام لیکر گیا جبرئیل — کیا عرض اوسی پیش رب جلیل
کرے توبہ جائے گنہ سے نکل — کرم کر اس امت پر اے کارساز
کرے توبہ بخشونگا مین سارے گناہ — اسیطرح روح الامین نے کہا

نبیؐ نے کیا فاطمہؓ سے خطاب — کہ لاؤ دونوں بیٹوں کو اپنے شتاب — جو خیر النسا نے بلایا اونہین — وہ حاضر ہوئی آن کی آن مین

جو دیکھا کہ پہونچا نبی کا یہ حال — لگے کرنے وہ گریہ زاری کمال — حسنؓ منہ کو منہ سے رگڑنے لگے — حسینؓ اوسکے سینہ سے جاکر لگے

کہا اے مرے نانا ہیہات ہے — نہین اب تو کہنے کی کچھ بات ہے — کہا پھر نبیؐ نے کہ اے جانجان — کہ حافظ تمہارا ہے رب جہان

یہ فرماکے دونون کو بوسہ دیا — بہت پیار کرکے تسلی کیا — جہانتک تھی حاضر وہان خاص و عام — یہ کہنے لگے اون سے خیر الانام

جہان مین نہین اب چھوڑتا ہون دو چیز — دل و جان ہی تم اونکو رکھنا عزیز — بڑی چیز اول تو قرآن ہے — یہی دین ہے اور ایمان ہے

سنو دوسرے میری دو نور عین — امام حسنؓ اور امام حسینؓ — کرو اونکی تعظیم و تکریم تام — خدا تمسے راضی رہیگا مدام

پھر اوسدم جناب رسالت مآب — فرمودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علیؑ را برای قرض خود — لگے کہنے کرکے علیؓ سے خطاب

اسامہ کو جب مین نے رخصت کیا — یہودی سی کچھ قرض تھا لیا — ذرا یاد رکھو تم اس بات کو — ادا قرض کو اوس سے کر دیجیو

نکل آئے بعد اوسکے باہر علیؓ — نہ دیکھی گئی آپ سے بیکلی — لگے پوچھنے سب جو تھے بیقرار — کہ کیسے ہین اب سیدؐ نامدار

علیؓ نے کہا کچھ تو آرام ہی — آمدن جبرئیل و پرسیدن مزاج آنحضرت صلعم از طرف حقتعالی — مگر دیکھین کیا اسکا انجام ہی

کہا آکے جبرئیلؑ نے یہ پیام — کہ بھیجا ہی حق نے درود و سلام — کہا بعد اوسکے ہی کیا حال آج — تو پوچھا اوس ہی کہ کسطرح کا مزاج

وہی ہو رضا جس مین ہو یار کی — کہا پھر محمدؐ نے رنجور ہون — پڑا اپنے خالق سے مین دور ہون

یہ سنتے ہی جبرئیلؑ نے رو دیا — در بیان آمدن ملک الموت بر دروازہ آنحضرت صلعم — کہ دنیا مین آنا مرا ہو چکا

قضا کے فرشتے نے پھر آنکر — پکارا کھڑا ہوکے دروازہ پر — کہا یہ ادا کرکے تسلیم کو — اجازت مجھے پاس آنیکی دو

کہا عائشہ نے یہ سنکر خطاب — کہ دو فاطمہؓ بیٹی اسکو جواب — کہ شاید نہین عارضی سے خبر — نہین جانتا حال خیر البشرؐ

کہو کیا تجھے اس گھڑی کار ہی — مرا باپ شدت سے بیمار ہی — کہ سنتے ہی بس فاطمہؓ ڈر گئی

نبیؐ کی گئی آنکھ تنے مین کھل — کہا فاطمہؓ نے کوئی ہی عرب — کھڑا شور کرتا ہی یہ بے ادب

نبیؐ نے کہا سن تو اے میری جان — عرب یہ نہین موت کا ہی نشان — مری جان کو آج لے گا یہی

نبیؐ کو چھوڑا ئیگا امت سی آج — نہین پیش جائیگا ہرگز علاج — خدا تمسے محکو کرے گا یہی

کہا فاطمہؓ نے نہ کھولون جو در — غرض پھر کیا اس طرح سے خطاب — کہ دروازہ کو کھولدو اب شتاب

جو عرش بریں سی یہ پہونچا ہی اب — لگے کہنے پھر خاتم المرسلینؐ — کہ اے فاطمہ تو سمجھتی نہین

در و بام سی پھر اٹکتا ہی کب — بہت اسکو میرا ادب کا ہی پاس — اسی سی نہ آیا وہ بے اذن پاس

کہا لیچلو مجکو یارون کی پاس — غم و درد سی میری ہین بیحواس — گئے جب وہان سیدؑ نامدار — ہوا دیکھکر سب کی دل کو قرار

نبیؐ نے ابوبکرؓ سے پھر کہا — تو آگے مری پاس اب ہو کھڑا — جگہ اپنی آ بیٹھے خیر الانام — کہا پھر ابوبکرؓ سے ہو امام

غرض کی امامت ابوبکرؓ نے — سنبھالی جماعت ابوبکرؓ نے — نبیؐ نے اسی طرح ای پاکباز — پڑھی سترہ وقت کی پھر نماز

کنار علی مین سر پاک تھا — علیؓ بلکہ ہر ایک غمناک تھا — پسینا جو چہرے سے چلنے لگا — دل فاطمہؓ غم سے جلنے لگا

کہ ہی ہی الٰہی ہوئی مین یتیم — چلا میری سر پر سے اب یہ کریم — نبیؐ نے سنی جب یہ آواز غم — وہین کھول کر آنکھ پاصد الم

کہا بیٹی سے جلد پاس آ مرے — گلے سی تو اسوقت لگجا مرے — یہ سنتے ہی زہرا گلے سی لگی — نبیؐ کی بہت دل لگی اوس سی تھی

کہا بیٹی ہرگز نہ کر دل مین غم — تری غم سے مجھپر ہے رنج والم — اجل کا ہی اب سامنا بالیقین — نہوا اپنے دل مین تو اندوہگین

دربیان نصیحت کردن آنحضرت صلعم علی کرم اللہ وجہہ را

دعا اوس گھڑی مانگتا تھا رسولؐ — کہ تسکین پاوی خدایا بتول

کہ زہرا ہوئی مورد واردات — بجز رحم اوس پر نہ کھنا نظر — ہوا چاہتی ہی وہ اب بے پدر

کہی پھر نبیؐ نے علیؓ سی یہ بات — پرسیدن فاطمہؓ از حضرت صلعم کہ در قیامت ترا کجا یابم

ذرا سی سخن مین وہ ہوگی ملول — وہی کیجیو جسمین خوش ہو بتول

کہا ہو کے زہرا نے پھر بیقرار — کہو مجھسے ای سیدؑ نامدار — قیامت مین تمکو کہان پاؤنگی — وہان پوچھتی مین کہان جاؤنگی

خلائق وہان ہونگے حاضر تمام — کہان ہونگی ای شاہ والا مقام — کہا ہونگا مین پاس میزان کے — کہ اعمال امت تلین سامنے

وہان ثقل میزان کی کرکے دعا — وہ بولین جو تمکو نہ پاؤن وہان — تو جاؤنگی مین ڈھونڈھنے کو کہان

کہا پاس دوزخ کے پاوی گی تو — مری ڈھونڈھنی کو جو آوی گی تو — نکالونگا دوزخ سے ہر ایک کو

کہا گر وہان بھی نہ پاؤن تجھے — کدھر ڈھونڈھنی پھر مین جاؤن تجھے — کہا پل پر آنا برائے تلاش — کہ ہی بعد اوسکے وہ جای تلاش

نپانا تو آنا بزیر لوا — کہ امت وہان ہوگی سب ایک جا — کہا گر تجھے مین نہ پاؤن وہان — تو پوچھونگی کس سی کہ ہی وہ کہان

دربیان پرسیدن عائشہ از آنحضرت و جواب دادن آنحضرت صلعم

کہا آپ نے وان نہونگا اگر — تو پاوی گی جنت کے دروازہ پر

کہا عائشہؓ نے کہ اے پادشاہ — کرم سے تو میری طرف کر نگاہ — نصیحت جو کرنا تھا سب کہ چکا — کہا پھر نبیؐ نے کہ ای باوفا

رہو تم بیاد خدا شاد کام — خدا ہی تمہارا بھی حافظ مدام

دربیان سوال کردن حفصہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کیا حفصہؓ نے یہ نبی سی سوال — مجھے کیا ہی ارشاد ای خوشخصال — کہ کر عائشہؓ کی اطاعت قبول

سوا تیرے ہین اور بھی جو محل — ہوا اوسکے حق مین یہ حکم رسول — کرین کہنی پر عائشہؓ کے عمل

فرمودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا را

نبی نے یہ کی اوسکے حق مین دعا — خدا اس مرض سے تجھے دے شفا — نصیحت سی جسوقت فارغ ہوئے — پھر آئے وہ حجرے مین میمونہ کے

وہان تپ نے اس درجہ غلبہ کیا — کہ لیٹے سی اوٹھنا بھی مشکل ہوا — لگے پوچھنے پھر کہ جاؤن کہان — کہ جانا مجھے ہی ضروری وہان

سنا سب نے جب یہ سخن بار بار — تو سمجھے بہت عائشہ کا ہی پیار — کہ ہجرے مین ہو عائشہ کی نزول — یہی پوچھتے ہین جناب رسول

سب ازواج نے پھر خوشی سے کہا — کہ جاؤ وہین ہے ہماری رضا — بلا کر علیؓ اور عباسؓ کو — کہا آپ نے وان مجھے لیچلو

غرض دونونکے کاندھون پر کھی ہاتھ — چلے جانب عائشہؓ ساتھ ساتھ — وہان عائشہ بیٹھی حضرتؐ کے پاس — مگر درد و غم سے بہت بیحواس

کہا ای رسولؐ آنکھ تو کھولیے — زبان مبارک سی کچھ بولیے — مناسب ہی اس دم وصیت مجھے — نہو پیش حق تا اذیت مجھے

کھلی آنکھ حضرتؐ کی سنکر یہ بات — کہا عائشہ سی کہ ای خوش صفات — نہ رکھو کسی غیر میرے سے کام — تمھین ذکر حق مین ہی رہنا مدام

سنی اتنے مین پھر اذان بلالؓ — مگر تھا اذیت سی اوٹھنا محال — مری جا پہ جاکر قدم وہ دھرے — کہا تب ابوبکرؓ امامت کرے

کہا عائشہ نے کہ ای پاک بین — مرا باپ ہی سخت اندوہگین — اوسی اب امامت سی معذور رکھہ — بعین عنایت تو منظور رکھہ

لگے سنکے فرمانے خیر البشر — تو اس امر مین دخل ہرگز نکر — یہی ہی رضاے رسول خدا — کہ سب کا ابوبکرؓ ہو پیشوا

یہ حفصہ سی پھر عائشہؓ نے کہا — کہ کہ تو محمدؐ سے سب ماجرا — گئی جبکہ حفصہ محمدؐ کے پاس — عمرؓ کی امامت کی کی التماس

نہ احمدؐ کو ہرگز ہوا یہ قبول — کہا ہے یہ حکم خدا اور رسولؐ — کہ ہر عمرؓ ذکر امامت کا تھا

عمرؓ سے کہا جا تو اب ہو امام — یہ فرماتے ہین تجکو خیر الانام — عمرؓ نے امامت جو کی اختیار — قرأت کو پڑھنے لگے آشکار

حبیبؐ خدا کو ہوئی یہ خبر — کہ ہین پیشوا ے جماعت عمرؓ — کہا تو عمرؓ سے یہ کہ ای بلالؓ — امامت کا اپنے نکر نا خیال

ابوبکرؓ کو حکم مین نے کیا — کہ ہو سب جماعت کا وہ مقتدا — سنا یہ تو روئی بہت سا بلالؓ — گئے پاس ابوبکرؓ کے باملال

کہا جاکے تمکو ہی حکم رسولؐ — ابوبکرؓ کر لو امامت قبول — کہ ایسا نہو پھر خفا ہون نبیؐ

ہوا دل مین اپنے وہ بخصین انفعال — یہ سنکر عمرؓ نے امامت نکی — کیا جاکے محراب اپنا مقام

یکایک جو ہین دل مین یہ آگئی — ابوبکرؓ سنکر ہوئے پیش امام — زمین پر گرے ہوکے بیتاب غم

جو تھے اور اصحاب رونی لگے — ہوا اسقدر دل مین جوش الم — خبر پہونچی تا سید دوجہان

لگے پوچھنے سب ہی کیا طور ہی — ہوا جب جماعت مین شور و فغان — کہ سب پارو اصحاب ہین بیقرار

جو دیکھا ہی خالی مکان آپکا — کیا رو کے زہرا نے یہ آشکار — بلایا علی اور عباس کو

کسی کا نہین ہوش باقی رہا — سنی جب شہ دین نے یہ گفتگو

وہ بولین بتا آج کیا ہی سبب — تو ایسا سراسیمہ آتا تھا کب — کہا اوسنے ای پاک زہرا بتول — ہی چابک کے لینے کو حکم رسول

وہ بولین کہ چابک کا اب کیا ہی کام — کہ ہی سخت بیمار خیر الانام — کہا ہان پیمبر تو بیمار ہین — مگر بدلہ دینے کو طیار ہین

عکاشہ ہی اک شخص مشہور نام — وہ آکر ہوا طالب انتقام — شتر پر تھی اک روز حضرت سوار — جو کوڑا لگایا اوسے ایکبار

وہین پر عکاشہ بھی موجود تھا — وہ کوڑا یکایک اوسی کے لگا — خدا جانے کیا اوسکو بہبود ہی — سو وہ آج دعوی کو موجود ہی

کہون کیا مصیبت پڑی ہی عجب — نبی پر کسل ہین یہ رنج و تعب — عکاشہ ہوا اسقدر سنگدل — کہ ہوتا نہین ہی ذرا منفعل

لگی کہنے زہرا عجب ہی فضول — جو مانڈی سی کرتا ہی بلا وصول — نہین جانتا یہ نبی ہی رسول — کسل سے وہ خود ہو رہا ہی ملول

اوسی جا کی دے تو خدا کی قسم — کہ کرتا ہی کیا یہ نبی پر ستم — عکاشہ نے سلمان سی سنکر پیام — کہا لوٹ گا بی شبہ مین انتقام

وہان ہی جو سلمان پھرا نا امید — کہا جا کی پھر فاطمہ سے یہ بھید — عکاشہ نہین بات کرتا قبول — وہ چابک مجھے جلد لا دی رسول

کہا فاطمہ نے بصد درد و غم — خدایا یہ کیا ہی نبی پر ستم — مرا باپ کرتا ہی سب سی وفا — یہ بیداد کرتا ہی کیسی جفا

کہی پھر حسین و حسن سے یہ بات — کہ ہی رنج مین سرور کائنات — کرو تم عوض اک کے سو سو قبول — بچین جسمین چابک سی اوسدم رسول

نبی پاس کوڑا لے آئے امام — عکاشہ سے کرنے لگے پھر کلام — جو کچھ چاہی تو وہ سزا ہمکو دے — عوض ایک چابک کی سو مار لے

کہا اوسنے تمسے نہین مجکو کام — نبی سے ہی لینا مجھے انتقام — یہ سنتے ہی جاتی رہی سبکے ہوش — نبی نے کہا تم رہو سب خموش

مجھے اسکے دعوی کا اقرار ہے — نہین تمسے ہرگز سروکار ہے — عکاشہ نے القصہ کوڑا لیا — ہوا پاس حضرت کے جاکر کھڑا

کہا پھر نبی سے کہ کپڑے اوتار — مین ننگا تھا اوس روز ای نامدار — نبی نے بدن کو برہنہ کیا — سبھی یار و اصحاب نے رو دیا

زمین و زمان کو ہوئی سخت بیم — لگا کانپنے جسم عرش عظیم — فرشتے ہوئے دیکھکر بیقرار — کہ یارب یہ کیا ظلم ہی آشکار

عکاشہ نے دیکھی جو پشت نبی — تو مہر نبوت وہین چوم لی — بہت شادمان اور خرم ہوا — پھر اوسنے یہ خیر البشر سی کہا

اس امید پر یہ کیا مین نے کام — کہ ہو آگ دوزخ کی مجھپر حرام — یہ اوس سی لگے کہنے خیر الانام — ہوئی آگ دوزخ کی تجھپر حرام

در بیان نصیحت کردن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاران را

نبی نے پڑھی عصر کی پھر نماز — کیا پھر نصیحت کو دفتر کو باز

کہ ای دوستو تم کرو کام نیک — کہ ہو جس سے آخر سرانجام نیک — اگر کوئی عادت بری تم مین ہو — تو اسوقت صاف اوسکو مجھسے کہو

بیان کردن صحابی عیب خود پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تمھاری لیے تا کرون مین دعا — کہ سب خوی بد تجھ سی کھو دی خدا

کہا ایک نی اے شفیع الامم — ہوئی سخت دو عید مجھمین بہم — مجھے جھوٹ کہنے کی عادت پڑی — رہا کرتی ہی نیند مجکو بڑی

دگر نہ ہون مشتاق دیدار کا — کہ اب وصل ہو یار سے یار کا — نبیؐ نے کہا ای اخی جبرئیلؑ — مین بندہ ہون اوسکا وہ رب جلیل

مجھے اس مین ہرگز نہین اختیار — مین راضی ہون خوش جس مین ہو کردگار — مجھے حکم سے اوسکے کیا ہے عدول — جو اوسکی رضا ہو مجھی ہے قبول

کہا پھر محمدؐ نے باد درد و تاب — در بیان طلبیدن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا — بلا دو مری فاطمہؓ کو شتاب

جو خیر النسا آئین حضرتؐ کے پاس — ہوئین دیکھکر وہ بہت بیحواس — کہا تمنے بابا بلایا مجھے — یہ احوال اپنا دکھایا مجھے

بلاتی تھے جب مجھسے کرتی تھے بات — ہوا آج کیا ای ستودہ صفات — صدا جو ہین یہ فاطمہؓ کی سنی — گری آنکھ کھل سیّد پاک کی

نبی نے لیا فاطمہؓ کو بلا — کہی کان مین پھر یہ آہستہ بات — کئی دن کے بعد اب ہی میری وفات

جو زہراؓ نے اسکو سنا رو دیا — نبی نے پھر اوسکو تسلی کیا — تری عمر کے بھی رہی روز کم

اونھون نے یہ سنتے ہوئی ہنس دیا — عجب دیکھکر عائشہؓ نے کہا — کہ صابر ہو بیٹی نہ کر غم الم

نہایت مجھے یہ تعجب ہوا — کہ روتی روئی تھنے پھر ہنس دیا — لگی پوچھنے فاطمہؓ یہ بات — کہ کہتے تھے کیا سرور کائنات

کہی تھی یہی مجھسے آہستہ بات — کہا فاطمہؓ نے کہ کھاؤ قسم — کسی سے نہین کہنی کی راز ہم

کہ پہونچی قریب آکے میری وفات — مین اسبات کو سنکے رونی لگی — مجھے پھر نبیؐ نے یہ تسکین دی

در بیان طلبیدن آب ہفت چاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم — کہ بعد صفر ہوگا میرا سفر — مرے بعد ہوگے گا تیرا سفر

جناب نبیؐ نے کہی پھر یہ بات — کہ بھر لاؤ پانی کنوئین سات سات — مرے سر پہ اوس پانی کو ڈالو تم و — کہ تن سے نکلجائے گرمی جو ہو

سنا یہ جو لوگون نے دوڑے شتاب — بجالائی حکم رسالت مآبؐ — گئے ظہر پڑھنے جناب رسولؐ

نبیؐ نے کہا پھر بلطف کمال — ندا کر مدینے مین تو ای بلالؓ — کہ جسکا کیا ہو نبیؐ نے گناہ — تو ہو آکے مسجد مین وہ دادخواہ

ندا جب یہ کانو نمین جسکے پڑی — وہان جا کی خلقت ہوئی سب کھڑی — جو اصحاب تھے اور سب خاص عام

صحابہؓ سے بولے خدا کے حبیبؐ — کہ ہون را ہی آخرت عنقریب — وہ لی مجھسے آکے یہان وام وام

کسی کو اگر مینے مارا بھی ہو — کسی سے لیا ہو جو کچھ مینے وام — نہ رکھے قیامت کے دن پر یہ کام

کہ خجلت ہو روز قیامت نہو — بری بات کہکر پکارا بھی ہو — وہ آج آنکر مجھسے لے انتقام

سر راہ جنگ تبوک آپ تھی — خدا پاس مجکو ندامت نہو — عکاشہؓ نے یہ سنکر آواز دی

منگا دو وہ کوڑا کہ لون انتقام — کہ چابک شتر کو لگانی لگے — وہان پر سبی بہکا جو ہاتھہ آیا

کہ محلون مین ہی ایک چابک دراز — مری ہی یہی عرض ای نیکنام — کہا پھر نبیؐ نے یہ سلمان سے

اوسی ڈھونڈھکر لادی اوسنے اسکو — گیا جبکہ سلمانؓ زہراؓ کے پاس — پریشان طبع اور چہرہ اودا سا

سنا عائشہ نے کہا ای نصیبا — قیامت کا دن آ کے پہونچا قریب
محمدؐ نے تب عائشہؓ سے کہا — وہ روتی تھی اور پوچھتی تھی یہ بات
کہا مجکو نہلائینگے اہلبیت — کہ وقفہ کئی دن کا باقی رہا
کفن دینگے مجکو مری اہلبیت — کہا عائشہ نے کہ سردار من
کہا پھر جنازہ جو تیار ہو — کہا کون حضرت پڑھیگا نماز
تو گھر خالی اکبار کر دیجیو — کہ پہلے پڑھیگا خدای جلیل
کرینگے ادا سے نماز و سلام — پڑھین اہلبیت آنکر پھر نماز
پڑھین آکے امت گروہا گروہ — کرین دفن بعد اوسکی سب آنکر

در بیان رفتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر سیر باغ

پھر آکر گروہ ملائک تمام — کریگا ادا آکے پھر جبرئیل
فراغت کرے جبکہ انکا گروہ — مگر مرد پھر عورتین پاکباز
لگی رونے پھر عائشہؓ زار زار — عزیز و قریب و محب سر بسر
چلے باہر اکدن بشیر و نذیر — کہ کرتے ہین حضرتؐ سفر اختیار
کہ جبرئیل ہر سال مین آتے — جناب علیؓ سے کہا آپ نے
کہ رہنما مرا ہو چکا تا صفر — اسی سال مین مین کرونگا سفر

در بیان دردسر عائشہ و پرسیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نبیؐ نے کہا عائشہ سے بتا — کہ اس دردسر سے بچوں آج
مری جاتی ہون دردسے اس گھڑی — اگر تم مرے سامنے ہی مرو
کہ سب کام اچھی طرحسے بنین — مرے بعد عورت کرو گی قبول
رہیگی مرے حجرے مین تیری یاس — جو ہوتا یہی اس سے بہتر تھا کیا
مگر تجھسے پہلے ہی میرا سفر — مرض تھا کہ رنج وفات رسولؐ

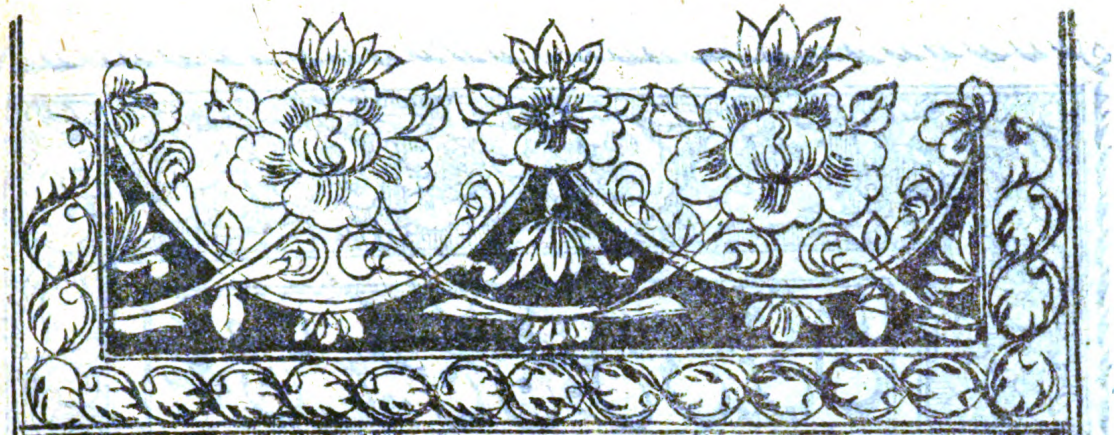
در بیان شدت تپ آنحضرتؐ و پرسیدن ابن مسعود

کٹے تین دن جبکہ آزار مین — نہ طاقت رہی جسم بیمار مین
نبی سے کہا ابن مسعودؓ نے — خدا جانے اسکا ہوا کیا سبب
یہ کس طرح کی تپ ہی فرمایئے — ہی اس وقت مین تپ مجھی سخت تر
ہی اک حصہ عالم پہ رنج و عنا — خدا اسی وہ پاویگے دونا صواب

در بیان آمدن جبرئیل نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

غرض آئے جبرئیلؑ حضرتؐ کی پاس — کہا دل کو اپنے نکیجے اوداس
خدا نے کہا ہی یہ بعد از سلام — شفا دونگا جلدی سی آرام ہو

کہ ای شافع حشر خیر الانام — اگر اس مرض سی تو ناکام ہو



بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حمد خدای عز و جل و نعت سید المرسلین و اصحاب کبار رضی اللہ عنہم

وہی ہے سزاوار حمد و ثنا — کہ جسکی نہین ابتدا انتہا
وہ بیشک ہی عالم کا پروردگار — کیا جسنے قدرت سی اپنی آشکار

حبیب اوسکا وہ سید پاک ہی — کہان اوصاف مین جسکے لولاک ہی
محمد کا کیا جاہ و تمکین ہو — لقب جسکا طٰہٰ و یٰسین ہو

بہت مشتہر اوسکی ہین چار یار — کہ صدآفرین باد بر ہر چہار
جو ہین آل و اصحاب خیر الانام — خدا کا ہو اونپر درود و سلام

عزیزو ذرا کھولکر گوش جان — در بیان وفات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
محمد کے غم مین جو آنسو چلین — وہانگھمین دوزخ مین ہر گو جلین
تھے اکروز بیٹھے وہ شاہ عرب — وفات نبی کا سنو تم بیان

کہا آکے جبرئیل نے یہ پیام — کہ بھیجا ہی حق نے درود و سلام
کہا ہی پھر اکملت اللہ نے — مہاجر بھی جمع اور انصار سب

ہوئین یعنے اب نعمتین سب تمام — یہی ہی تمامی و ختم کلام
خوشی سی ہوا سبکا دل باغ باغ — کہ اسکو پڑھون آپ کی سامنے

ابوبکرؓ کے آنسو بہنے لگے — پھرانتے مین سب یار کہنے لگے
یہ کیا ہی سبب جو ابوبکرؓ یار — ابوبکرؓ کا دل ہوا داغ داغ

عمرؓ نے کہا کچھ تو اسرار ہے — جماعت مین بوبکرؓ سردار ہی
وہ ہی واقف راز خیر البشر — یہ پیغام سنکر ہوا زار زار

نبی موت سے ایک مہ پیشتر — در بیان رفتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر آمدن زیارت قبور
زیارت کو جاتے تھے ہر قبر پر — خدا جانے ہے کسطرح کی خبر

یہ فرماتے تھے جاکی بعد از سلام — در بیان رفتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخانہ عائشہؓ
کہ ہوتا ہون رخصت بدار البقا — کہ پہونچی قریب آکی میری وفات

اوسی ماہ مین وہ خدا کا رسولؐ — گیا عائشہ پاس خاطر ملول — کہا عائشہ سی تو سن میری بات

Julia Sharef.



Kafāthnāmah, etc.

15. K. 68.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.